حصہ دوم

باب صدقۃ الفطر

ایّام معدودات
اور آپ کے سوالات



مؤلف:

حضرت علامہ مولانا

مفتی ابوحنظلہ خالد تسنیم المدنی

غفر اللہ ذنبہ الخفی والجلی

صدقۂ فطر کے متعلق جامع مگر مختصر سوالاً جواباً معلومات کا مجموعہ بنام

ایّام معدودات اور آپ کے سوالات (حصہ دوئم)

خالد تسنیم مدنی

(غفراللہُ الباري ذنبَہ الخفي والجلي)

+447429436326

تعارف

کتاب کا نام: ایام معدودات اور آپ کے سوالات (حصہ دوئم)

موضوع: فقہ / فطرانہ (سوالاً و جوابا)

جمع و ترتیب: خالد تسنیم مدنی (غفراللہُ الباري ذنبہَ الخفي و الجلي)

اشاعت اول: 2018

اشاعت ثانی: 2025

ناشر: مکتبہ صوت القلم

صفحات: 38

تحریر میں کوئی غلطی پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے نیز علمی، تحقیقی اور اصلاحی مشورے بھی دیے جا سکتے ہیں۔

+447429436326

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ دینِ اسلام محض عبادات اور عقائد تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسی لیے زکوٰۃ اور صدقہ فطر جیسے مالی معاملات کی بھی تفصیلی احکامات دیے گئے ہیں تاکہ معاشرے میں ضرورت مندوں کا خیال رکھا جائے اور معاشی توازن برقرار رہے۔

زیرِ نظر کتاب "ایام معدودات اور آپ کے سوالات (حصہ دوئم) ایک منفرد انداز کی کاوش کی گئی ہے اس سے پہلے سات سال قبل 2018 میں جب "ایام معدودات اور آپ کے سوالات" کا پہلا حصہ جو روزہ کے متعلق مختصر مگر سوالات و جوابات پر مشتمل تھا اس کی عوامی مقبولیت کے پیش نظر دوسرا حصہ جو کہ صدقہ فطر کے متعلق ہے اس کی کاوش کی گئی تھی اب اسی دوسرے حصے کو مزید تزین و آرائش اور کچھ اضافہ کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے، جس میں صدقہ فطر سے متعلق اہم سوالات کے جوابات آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مختصر مگر جامع انداز میں صدقہ فطر کے تمام ضروری پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے، مثلاً صدقہ فطر کی شرعی حیثیت اور حکمت، اس کی مقدار اور مستحقین، ادائیگی کا وقت اور طریقہ وغیرہ

یہ کتاب نہ صرف عام مسلمانوں کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ علما، طلبہ اور خطبا کے لیے بھی ایک عمدہ رہنما ثابت ہوگی۔ امید ہے کہ یہ علمی کاوش عوام الناس میں صدقہ فطر کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس کے عملی نفاذ میں معاون ثابت ہوگی۔

اللہ پاک ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی شرعی غلطی پائیں تو نیچے دیئے گے نمبر پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقعہ فراہم کریں۔

خالد تسنیم مدنی
المتخصص في الفقه الاسلامی
اسلامک ریسرچ اسکالر
Birmingham (UK)
+447429436326

انتساب

میں اپنی یہ ادنیٰ سی کاوش

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْب

نور کے پیکر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر

محبوب رب ذوالجلال، صاحب جود و نوال

ہمارے پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے

سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

کے نام کرتا ہوں جن کی سیرت میں ہر طرح کی راہنمائی ملتی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک اس کاوش کے صدقے میری، میرے والدین، اہل و عیال، بہن بھائی، جملہ معاونین اور اساتذہ کرام کی بخشش فرمائے اور تمام امت مسلمہ کے لیے اس کو نافع بنائے۔ آمین

خالد تسنیم

کچھ مؤلف کے بارے

حضرت علامہ ابو حنظلہ خالد تسنیم مدنی پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر گجرات کے نواحی ایک قصبے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر اور قصبہ کی مرکزی جامع مسجد سے حاصل کی درس نظامی کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز لاہور کی عظیم درسگاہ، جامعۃ المدینہ کاہنہ نو سے کیا اور وہی سے فراغت حاصل کی۔شوق و محنت اور اعلی ذہانت کی وجہ سے ان کا کلاس میں نمایاں علمی مقام تھا ،بہت محنتی اور سلیقہ مند طالب علم تھے، سبق کو کلاس میں ہی اچھے سے سمجھ لیا کرتے اور کلاس کے بعد اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ تعلیمی حلقوں میں ان کی مدد کرتے اور اپنا سبق رات کو جب سب سو جاتے تب دہرائی اور اگلے دن کے سبق کی تیاری و عربی شروحات کا مطالعہ کرتے، علمی ابحاث میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اسی وجہ سے دوران طالب علمی اساتذہ کی خاص شفقتیں ان پر رہیں جن کی بدولت جامعہ کے ہونہار طالب علم کے طورپر ابھرے۔

درسی نظامی سے فراغت پر نہ صرف امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے سرپر دستاربندی فرمائی بلکہ ایک قلم بھی تحفۃ عنایت فرما کر گویا امت مسلمہ کی اصلاح کا کام قلم کے ذریعے کرنا بھی آپ کے سپرد فرمایا۔

آپ ذہین و فطین اور درسی اسباق پر مضبوط گرفت ہونے کی وجہ سے اساتذہ نے دوران طالب علمی ہی تدریس کا حکم دے دیا تھا لہذا اور 2008ء سے لے کرتا دم تحریر(2025)آپ مسلسل درسِ نظامی کی مروجہ درسی کتب تدریس فرما رہے ہیں (پہلے اپنے مادری وطن پاکستان میں اورتا حال یوکے میں)

دراصل موصوف دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم میں بھی یکسر نمایاں رہے اوردینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ذاتی طورپر پنجاب یونیورسٹی(Punjab University)سے بھی تعلیمی سلسلہ جاری رکھا ہوئے تھے اسی لیے آپ ابتداءً تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلے میں ہی لندن والتھم کالج (London Waltham College) تشریف لائے اورپھر ساتھ ہی اصلاح امت کے پیشِ نظر دین متین کی اشاعت و ترویج کے لیے یوکے (UK)میں اپنی دینی خدمات بصورت درس و تدریس، وعظ و تبلیغ سرانجام دیتے رہے اورتاحال یوکے (UK) ہی میں درسی کتب کی تدریس کا سلسلہ جاری ہے اوراب تو نہ فقط پاکستان میں بلکہ یوکے (UK) بھرمیں آپ کے برٹش اسٹوڈنٹس (British students) بھی عالم بن کر آگے علم کی شمع روشن کرتے ہوئے منصبِ تدریس پر فائز ہیں

آپ نے بیسیوں اساتذہ سے فیضِ اکتساب حاصل کیا ہے سب کے نام ذکر کرنا مشکل ہے البتہ آپ کے حدیث اور تخصص فی الفقہ کے چند اساتذہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں

استاد العلماء، شیخ الحدیث علامہ غلام شبیر سعیدی (حفظہ اللہ القوی)

استاد العلماء، شیخ الحدیث، شارح ترمذی مفتی محمد ہاشم خان مدنی (سلمہ الغنی)

استاد العلماء، شیخ الحدیث، علامہ محمد عامر حمید مدنی (سلمہ الغنی)

جامع المعقول و المنقول، استاد العلماء، شیخ الحدیث، محمد خلیل مدنی (رحمہ اللہ)

استاد العلماء، رئیس دار الحدیث و الافتاء، جامعۃ النور جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان،

ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (عفی عنہ)

رئیس دار الافتاء دار العلوم حشمت رضا، مفتی عطاء محمد مشاہدی (عفی عنہ)

رئیس دار الافتاء فیضان شریعت، ابو اطہر مفتی محمد اظہر مدنی (سلمہ الغنی)

ویسے تو آپ گاہے بگاہے لوگوں کی علمی پیاس بصورت سوال و جواب بجھاتے ہی رہتے ہیں انتہائی مصروفیت کے باوجود آپ اپنی تالیفی خدمات کی صورت میں مندرجہ ذیل کتب ترتیب دے چکے ہیں

۱- ایام معدو دات اور آپ کے سوالات (کتاب الصیام) (اردو، انگلش)

۲- ایام معدو دات اور آپ کے سوالات (کتاب الصدقات)

۳- ایام معدو دات اور آپ کے سوالات (کتاب الزکاۃ)

۴-ماہ مواسات اور آپ کے سوالات کے جوابات (اردو ، انگلش)

۵-سوشل میڈیا استعمال کرنے کے اسلامی آداب(اردو ، انگلش)

٦-اسماء سور القرن و وجوھھا(قرآنی سورتوں کے نام رکھنے کی حکمتیں)

۷-الاسماء القرانیۃ لیوم القیامۃ(روز قیامت کے قرآنی نام)

۸-زبدۃ البیان في خلاصۃ سور القرآن (قرآنی سورتوں کے مضامین کا خلاصہ)

۹-سردی کا موسم اور ہم

۱۰-ایک گناہ سترہ گواہ

۱۱-ہیومن رائٹس اور ہمارا اسلام (اردو ، انگلش)

۱۲-مسائل صراط الجنان (حصہ1)

۱۳-مسائل صراط الجنان (حصہ2)

۱۴-مسائل صراط الجنان (حصہ3)

۱۵-مسائل صراط الجنان (حصہ4)

۱٦-مسائل صراط الجنان (حصہ5)

۱۷-مسائل صراط الجنان (حصہ6)

۱۸-عقائدِ اہلسنت

۱۹-گناہ دھونے والا صابن

۲۰-اوور سیز اور وقتِ قربانی(اردو انگلش)

۲۱-الرقیۃ الشرعیۃ

۲۲-تسمیہ کے احکام شرعیہ

۲۳-بچوں کے تحائف کا شرعی حکم

۲۴-یسأ لونک (وہ آپ سے پوچھتے ہیں)

۲۵-گھیراؤ جلاؤ پتھراؤ اور اسلامی تعلیمات

۲٦-محبت اللہ جن سے کرتا ہے

۲۷-قوت حافظہ بڑھانے والے وظائف

۲۸-نکاح کا پرپوزل(اردو ، انگلش)

۲۹-زیارات مقامات مقدسہ(ترکی کا سفر)

۳۰- مرد میدان عرب

۳۱- ٹھنڈے ٹھنڈے سوالات، گرما گرم جوابات

۳۲-مراتب علم

۳۳-Babies کے اسلامی نام

اور ہنوز مزید سلسلہ جاری ہے، اللہ پاک آپ کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور آپ کے وجود سے دین اسلام کی اشاعت کو مزید عروج بخشے(آمین)

سید کلیم مدنی

ایّام معدودات اور آپ کے سوالات (باب صدقۃ الفطر)

سوال: فطرانہ ہوتا کیا ہے؟

جواب: رمضان کے بعد اور نماز عید ادا کرنے سے پہلے دیا جانے والا صدقہ واجبہ کو فطرانہ کہتے ہیں۔

(فیضان زکوۃ، ص 111)

سوال: صدقہ فطر اور فطرانہ میں کیا فرق ہے؟

جواب کوئی فرق نہیں بلکہ ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں بلکہ اس کو فطرہ اور زکاۃ الفطر کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

(فیروز اللغات ص 933)

سوال: کیا اس کا کوئی اور نام بھی ہے؟

جواب: جی ہاں، مذکورہ اسماء کے علاوہ اس کو زکاۃ رمضان اور زکاۃ الصوم بھی کہتے ہیں۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق کتاب الزکاۃ، ج 1 ص306، مطبوعہ المطبعۃ الکبری الأمیریۃ القاھرۃ، مصر)

سوال: صدقۂ فطر پہلی بار کب شروع ہو؟

جواب: صدقۂ فطر ادا کرنے کا پہلی بار حکم 2 ھجری میں عید سے دو دن پہلے دیا گیا تھا

(الدر المختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص 362)

سوال: صدقۂ فطر کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔

(الدر المختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص362)

صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر صدقۂ فطر لازم قرار دیا۔

(صحیح البخاري،، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض صدقۃ الفطر، الحدیث: 1503)

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے اور اس کو ادا کرنے میں کیا حکمت (Logic) ہے؟

جواب: روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں کی معافی، روزے کی مقبولیت اور مساکین کی روزی کا انتظام۔

(سنن أبي داود''، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر، الحدیث: 1609)، (مرأۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج3، ص43)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءوف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے روزوں کو لغو اور بے حیائی کی بات سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کو کھلانے کے لیے صدقۂ فطر مقرر فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ الفطر، الحدیث، 1609)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی فطرہ واجب کرنے میں 2 حکمتیں ہیں ایک تو روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں کی معافی۔ اکثر روزے میں غصہ بڑھ جاتا ہے تو بلاوجہ لڑ پڑتا ہے، کبھی جھوٹ غیبت وغیرہ بھی ہو جاتے ہیں، رب تعالیٰ اس فطرے کی برکت سے وہ کوتاہیاں معاف کر دے گا کہ نیکیوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دوسرے مساکین کی روزی کا انتظام۔

(مرأة المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج3، ص43)

سوال: کیا صدقہ فطر کا ثبوت قرآن یا حدیث میں ہے؟

جواب: صدقہ فطر قرآن مجید کے عموم، صریح حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے قرآن مجید کے عموم سے جیسے ارشاد ربانی ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىؕ(14) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى.

بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوا اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ یعنی وہ شخص کامیاب ہوا جو ظاہری و باطنی حسّی و معنوی نجاستوں سے پاک ہوا اور اپنے قلب وقالب کو عقائد صحیحہ اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ سے آراستہ کیا، اور پاک و صاف ہو کر تکبیر تحریمہ میں اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی۔ البتہ بعض مفسرین نے کہا کہ تَزَکّٰی "زکوٰۃ" سے ہے جس سے مراد یہاں "زکاۃ الفطر" ہے اور وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ سے تکبیرات عید مراد ہیں اور فَصَلّٰی میں نماز عید کا ذکر ہے یعنی عید کے دن اوّل "صدقہ الفطر" پھر تکبیریں پھر نماز ادا کرو۔ اسی طرح صراط الجنان میں ہے مفسرین نے یہ کہا ہے کہ ''تَزَکّٰی'' سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستے میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نماز عید مراد ہے۔

(صراط الجنان بحوالہ تفسیر مدارک، سورۃ الاعلی، تحت الآیۃ: 15، ص1341، تفسیرات احمدیہ، سورۃ الاعلی، ص740، ملتقطاً)

اور تفسیر بغوی میں علامہ محي السنہ ابو محمد حسین بن مسعود البغوی المتوفی 510ھ فرماتے ہیں

وقَال نَافِعُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ يَعْنِي مِنْ يَوْمِ الْعِيدِ قَالَ: يَا نَافِعُ خرجت الصَّدَقَةَ فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ مَضَى إِلَى الْمُصَلَّى، وَإِنْ قُلْتُ لَا قال فَالْآنَ فَأَخْرِجْ فَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي هَذَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى (١٤) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (١٥) ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي العالية وابن سيرين.وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَدْرِي ما وَجْهُ هَذَا التَّأْوِيلِ لِأَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ مَكِّيَّةٌ وَلَمْ يَكُنْ بِمَكَّةَ عيد ولا زكاة فطر.قلت [١] : يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النُّزُولُ سَابِقًا عَلَى الْحُكْمِ كَمَا قَالَ: وَأَنْتَ حِلٌّ بِهذَا الْبَلَدِ (٢) ، [الْبَلَدِ: ٢] .فَالسُّورَةُ مَكِّيَّةٌ، وَظَهَرَ أَثَرُ الْحِلِّ يَوْمَ الْفَتْحِ حَتَّى قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَكَذَلِكَ نَزَلَ بِمَكَّةَ: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (٤٥) [الْقَمَرِ: ٤٥] قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُنْتُ لَا أَدْرِي أَيَّ جَمْعٍ يُهْزَمُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَيَقُولُ: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ.

(معالم التنزيل في تفسير القران المعروف بتفسير البغوی، ج 5 ص 243-242، مطبوعة دار الطيبة للنشر و التوزيع)

اور سنن ابی دَاوُدَ و نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو، چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام، مرد، عورت سب پر فرض کیا ہے۔

(سنن النسائی، رقم الحدیث، 1580 مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)

اور جامع الترمذی میں ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ کی گلیوں میں منادی بھیجا کہ یہ اعلان کردو کہ

أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ

ترجمہ: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے

(جامع الترمذی، رقم الحدیث، 674 شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفی البابي الحلبي مصر)

اور بھی بہت ساری احادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے مثلا

عن نافع عن عبد الله بن عمرأن رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكاة الفطر من رمضان على كل نفس من المسلمين حر أو عبد أو رجل أو امرأة

صغير أو كبير صاعا من تمر أو صاعا من شعير

اور امام ابو زکریا محی الدین یحیی بن شرف نووی علیہ رحمۃ القوی شرح مسلم میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

.وقال الامام يحيي بن شرف أبو زكريا النووي رحمه الله :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَعْنَى فَرَضَ هُنَا فَقَالَ جُمْهُورُهُمْ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ مَعْنَاهُ أَلْزَمَ وَأَوْجَبَ فَزَكَاةُ الْفِطْرِ فَرْضٌ وَاجِبٌ عِنْدَهُمْ لِدُخُولِهَا فِي عُمُومِ قَوْلِهِ تعالى وآتوا الزكاة وَلِقَوْلِهِ فَرَضَ وَهُوَ غَالِبٌ فِي اسْتِعْمَالِ الشَّرْعِ بِهَذَا الْمَعْنَى وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ إِيجَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ كَالْإِجْمَاعِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَبَعْضُ أَصْحَابِ مَالِكٍ وَبَعْضُ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ وَدَاوُدُ فِي آخِرِ أَمْرِهِ إِنَّهَا سُنَّةٌ لَيْسَتْ وَاجِبَةً قَالُوا وَمَعْنَى فَرَضَ قَدَّرَ عَلَى سَبِيلِ النَّدْبِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ هِيَ وَاجِبَةٌ لَيْسَتْ فَرْضًا بِنَاءً عَلَى مَذْهَبِهِ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْوَاجِبِ وَالْفَرْضِ

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج المعروف بشرح النووی علی مسلم، ج 7 ص 58، دار احیاء التراث العربي)

اور امام بدر الدین العینی الحنفي المتوفی (855ھ) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاري میں لکھتے ہیں

ثمَّ اعْلَم أَن الْعلمَاء اخْتلفُوا فِي صَدَقَة الْفطر: هَل هِيَ فرض أَو وَاجِبَة أَو سنة أَو فعل خير مَنْدُوب إِلَيْهِ، فَقَالَت طَائِفَة: هِيَ فرض وهم الثَّلَاثَة المذكورون هُنَا: الشَّافِعِي وَمَالك وَأحمد، وَقَالَ أَصْحَابنَا: هِيَ وَاجِبَة، وَقَالَت طَائِفَة: هِيَ سنة، وَهُوَ قَول مَالك فِي رِوَايَة ذكرهَا صَاحب الذَّخِيرَة،

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاري ،ج 9 ص 108، مطبوعہ،دار احیاء التراث العربي،بیروت)

سوال:صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

جواب:صدقۂ فطر ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جو مالک ِنصاب ہو اور اسکا نصاب حاجت ِاصلیہ سے فارغ ہو۔

(الدر المختار،کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج 3، ص365)

سوال:نصاب سے کیا مراد ہے؟

جواب:ساڑھے سات تولے سونا(87.48 گرام)،یا ساڑھے باون تولے چاندی(612.41گرام) ،یا اتنی مالیت کی رقم

(مأخوذ از بہار شریعت، حصہ پنجم، ج 1 ص 905-902)

سوال: مالکِ نصاب سے کیا مراد ہے؟

جواب : وہ شخص جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا(87.48 گرام)،یا ساڑھے باون

تولے چاندی (612.41 گرام) ،یا اتنی مالیت کی رقم،یا اتنی مالیت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا حاجات اصلیہ سے زائد سامان ہو،اس کو صاحب نصاب یا مالک نصاب کہتے ہیں۔

(مأخوذ از بہار شریعت، حصہ پنجم، ج 1 ص 902-905)

سوال:حاجات اصلیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:حاجات اصلیہ سے مراد ضروریات زندگی کی وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزراوقات میں شدید تنگی ودشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری ، علمِ دین سے متعلق کتابیں ، اورپیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔

(الھدایۃ،کتاب الزکوٰۃ،ج1،ص96)

سوال: کیا موبائل فون، کمپیوٹر، موٹر سائیکل،کار اور آئی پیڈ (iPad) حاجات اصلیہ میں سے ہیں؟

جواب: جنہیں مختلف لوگوں سے رابطہ کی حاجت ہوتی ہوان کے لیے ٹیلی فون یا موبائل ،جو لوگ کمپیوٹر پر کتابت کرتے ہوں یا اس کے ذریعے روزگار کماتے ہوں ان کے لیے کمپیوٹر، جن کی نظر کمزور ہو ان کے لیے عینک یا لینس ' جن لوگوں کو کم سنائی دیتا ہو ان کے لیے آلہ سماعت، اسی طرح سواری کے لیے سائیکل ' موٹر سائیکل یا کار یا دیگر گاڑیاں ' یا دیگر اشیاء کہ جن کے بغیر اہل حاجت کا گزارہ مشکل سے ہو، حاجتِ اصلیہ میں سے ہیں۔

(فیضان زکوۃ، ص 23-22)

سوال: کیا صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے؟

جواب: نہیں۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، کتاب الزکاۃ، ج 2 ج 70)

سوال: کیا صدقہ فطر کے لیے مال پر سال کا گزرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص365 ملخصاً)

سوال: کیا صدقہ فطر کے لیے مال کا نامی ہونا شرط ہے؟

جواب: نہیں۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص365 ملخصاً)

سوال: مالِ نامی سے کیا مراد ہے؟

جواب: مالِ نامی سے مراد وہ مال جو بڑھنے والا ہو خواہ اس کی بڑھوتری حقیقۃً ہو یا حکماً۔

اس کی 3 صورتیں ہیں

(1) یہ بڑھنا تجارت سے ہوگا

(2) اَفزائشِ نسل کے لئے جانوروں کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہوگا

(3) وہ مال خَلْقِی (یعنی پیدائشی) طور پر نامی ہوگا جیسے سونا چاندی وغیرہ۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، ج1، ص174)

سوال:صاحب نصاب پر صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے مطلب اس کا وجوبی وقت کون سا ہے؟

جواب:عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192)

سوال:صدقۂ فطر کی ادائیگی کا بہترین وقت (مستحب وقت) کیا ہے؟

جواب:بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔

(الدر المختار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ج3، ص367)

سوال:کیا صدقۂ فطر عید سے پہلے رمضان میں بھی ادا کر سکتے ہیں؟

جواب :اگر عید الفطر سے پہلے فطرہ ادا کریں تو جائز ہے ۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص193)

سوال: کیا رمضان سے بھی پہلے صدقۂ فطر ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:جی ہاں، رمضان سے بھی پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا جائز ہے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192 ملخصا)

سوال:رمضان سے کتنا پہلے صدقہ فطر ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:رمضان سے جتنی مدت چاہیں پہلے ادا کر سکتے ہیں یہاں تک کہ سال،دو سال بلکہ دس سال پہلے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ج 1 ص 228)

سوال: کیاپیشگی فطرہ دیتے وقت صاحب نصاب ہوناضروری ہے؟

جواب : اگر نصاب کا مالک ہونے سے پہلے صدقہ دے دیا پھر نصاب کا مالک ہوا تو صحیح ہے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج 1، ص 192 ملخصا)

سوال: صدقۂ فطر کن چیزوں سے ادا کرنے کا حکم ہے؟

جواب: گندم کھجور، منقّٰی اور جَو

(سنن النسائی، رقم الحدیث ، 1580)

سوال: صدقہ فطر میں ان کی کتنی کتنی مقدار دینا واجب ہے؟

جواب: گندم نصف صاع جبکہ کھجور، منقّٰی اور جَو مکمل ایک صاع۔

(سنن ابی دَاوُدَ ، رقم الحدیث، 1620)

سوال: کیا ان چار چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے بھی صدقہ فطر ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

(بہار شریعت حصہ پنجم، ص 939 ملتقطًا)

سوال : ان چار چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے صدقہ فطر ادا کرتے ہوئے ان کی قیمت کا اعتبار ہے یا اس چیز کا؟

جواب: ان چار چیزوں (یعنی گیہوں ،جو ، کھجور، منقی) کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے، مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت

کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔

(بہار شریعت حصہ پنجم، ص939 ملتقطًا)

سوال:فی کس فطرانہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب:نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا منقٰی یا جَو۔

(سنن ابی دَاوُد ، رقم الحدیث،1620)

سوال:ایک صاع میں کتنے کلو گرام ہوتے ہیں؟

جواب:تین کلو اور آٹھ سو چالیس گرام (3.84Kg)

(فیضان رمضان، ص484)

سوال: سادہ اور آسان لفظوں میں فطرانہ کتنا بنتا ہے؟

جواب: £5 ۔ پانچ برطانوی پاؤنڈ ایک فرد کے لئے

(یہ برطانیہ کے لئے ہیں، آپ اپنے ملک و علاقے کے مفتیان عظام سے رابطہ کر کے رقم معلوم کر لیں)

لیکن اصل حکم نصف صاع (ایک کلو اور نو سو بیس گرام) گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت دینا ہے اور اگر فطرانہ جَو، کھجور یا کشمش سے دینا ہو تو گندم سے دُگنا دینا ہوگا۔

(مأخوذ من سنن ابی دَاوُد ، رقم الحدیث،1620)

سوال:کیا فطرانہ کے طور پر اجناس ہی دینا ضروری ہے یا رقم بھی دے سکتے ہیں؟

جواب:رقم بھی دے سکتے ہیں۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدوری ، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر،ج1ص34)

سوال:ان میں سے اَفضل کیا ہے؟

جواب:اگر فقیر کو رقم کی حاجت ہے تو پھر رقم سے فطرہ ادا کرنا بہتر اور اگر فقیر کو گندم کی حاجت ہے تو پھر گندم سے فطرہ ادا کرنا افضل ہے،الغرض فقیر کو جس چیز کی ضرورت ہو اس میں فطرہ ادا کرنا افضل ہے۔

(الجوهرة النيرة على مختصر القدوری ، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر،ج1ص34)

سوال:صاحب نصاب مرد کو فقط اپنا ہی فطرہ ادا کرنا ہے یا اپنے بچوں کا بھی؟

جواب:مالِک ِنصاب مَرد پر اپنی طرف سے ، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب ہے جبکہ بچے غنی نہ ہوں۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192)

سوال:کیا پاگل بچوں کا بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے؟

جواب:جی ہاں ، اگر کسی کی مَجْنُون یعنی پاگل اولاد ہےچاہے وہ پاگل اولاد بالِغ ہی کیوں نہ ہو تو اُس کی طرف سے بھی صَدَقَۂِ فِطْر ادا کرنا واجب ہے جبکہ وہ پاگل غنی نہ ہو۔ہاں ! اگر وہ مَجْنُون خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطْرہ ادا کردے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192)

سوال:کیا باپ پر اپنی بالغ اولاد کا فطرہ ادا کرنا بھی واجب ہے؟

جواب:نہیں۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192)

سوال: کیا عورت پر بھی صدقہ فطر واجبہ ہے؟

جواب: جی ہاں، جس طرح مرد اگر مال دار ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اسی طرح عورت اگر مال دار ہو تو اس پر بھی واجب ہے مثلا اس کے پاس زیور وغیرہ ہو جو نصاب کے برابر ہو تو اس پر اپنی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے۔

(سنن النسائی، رقم الحدیث ، 1580)

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192)

سوال: کیا شوہر پر اپنی بیوی کا فطرانہ دینا واجب ہے؟

جواب: نہیں، اگر ادا کر دے گا تو ادا ہو جائے گا

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص193)

سوال: کیا چھوٹے بچوں پر بھی فطرانہ واجب ہے؟

جواب: چھوٹا بچہ اگر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ اس کا ولی اسکے مال سے فطرہ ادا کرے۔

(ماخوذ از الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص214,207,365)

سوال: کیا ماں کے پیٹ میں موجود بچے کا فطرہ دینا بھی واجب ہے؟

جواب: جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص192)

سوال: کیا بڑے بھائی پر اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا فطرہ ادا کرنا واجب ہے جبکہ بڑا بھائی ہی ان کا نان ونفقہ چلا رہا ہو؟

جواب: اگرچہ بڑا بھائی اپنے چھوٹے غریب بھائیوں کی پرورش کرتا ہو تو بھی اس کا صدقۂ فطر مالدار باپ پر واجب ہے نہ کہ بڑے بھائی پر۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ''چھوٹے بھائی کی طرف سے صدقہ واجب نہیں اگرچہ وہ اس کی عیال میں شامل ہو۔''

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن في صدقۃ الفطر، ج1، ص193)

سوال: باپ نے اگر روزے نہ رکھے ہوں تو کیا پھر بھی اس پر اپنے نابالغ بچوں کا فطرانہ دینا واجب ہے؟

جواب: باپ جب مالک نصاب ہو اگرچہ اس نے رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں تو نابالغ بچوں کا صدقۂ فطر اسی پر واجب ہے، نہ کہ ان کی ماں پر۔

(ماخوذ از الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص365-367)

سوال: اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو کیا ماں پر بچوں کا فطرہ واجب ہے؟

جواب: اگر باپ نہ ہو تو ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب نہیں ہے۔

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص368)

سوال: یتیم (جن کے ماں اور باپ دونوں ہی فوت ہو گئے ہوں) بچوں کا فطرہ کس پر واجب ہے؟

جواب: باپ نہ ہو تو اس کی جگہ دادا پر اپنے غریب یتیم پوتے، پوتی کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے جبکہ یہ بچے مالدار نہ ہوں۔

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص368)

سوال:غریب باپ کے بچوں کا فطرہ کس پر دینا واجب ہے؟

جواب:باپ غریب ہوتو اس کی جگہ مالک نصاب دادا پر اپنے غریب پوتے ،پوتی کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے جبکہ بچے مالدار نہ ہوں۔

(الدر المختار،کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر،ج3،ص368)

سوال:نابالغ شادی شدہ لڑکی کا فطرہ کس پر واجب ہے؟

جواب: نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اُسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ، نہ شوہر پر نہ باپ پر اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اُسے بھیجا نہیں تو بدستور باپ پر ہے پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لڑکی خود مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ بہر حال اُس کا صدقۂ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے۔

(الدر المختار،کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر،ج3،ص368)

سوال: بچے پاکستان میں اور باپ ملک سے باہر ہو تو فطرانہ کس ملک کے حساب سے ادا کیا جائے گا؟

جواب: اگر کسی کے چھوٹے بچے پاکستان میں رہتے ہیں اور باپ ملک سے باہر ہے تو اس صورت میں باپ پر چھوٹے (نابالغ) بچوں کے صدقۂ فطر کے گیہوں کی قیمت بیرونِ ملک کے حساب نکالنا واجب ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے، صدقۂ فطر میں صدقہ دینے والے کے مکان کا اعتبار ہے چھوٹے بچوں کے مکان کا اعتبار نہیں۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر،ج1،ص193 ملخصا)

سوال: جو بچہ چاند رات کو پیدا ہوا تو کیا اس کا بھی فطرانہ دینا ہو گا؟

جواب: جی ہاں، چاند رات بچہ پیدا ہوا توس کا بھی فطرہ دینا ہوگا کیونکہ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے، اور اگر بعد میں پیدا ہوا تو واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج1، ص192)

سوال: اگر کوئی غیر مسلم عید کی رات مسلمان ہوا تو کیا اس کو بھی فطرہ دینا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں، عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر اس وقت سے پہلے کوئی مسلمان ہوا تو اس پر فطرہ دینا واجب ہے اور اگر بعد میں مسلمان ہوا تو واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج1، ص192)

سوال: اگر کسی وجہ سے مال ضائع ہو جائے تو کیا پھر بھی صدقہ فطر دینا ہو گا؟

جواب: اگر صدقۂ فطر واجب ہونے کے بعد مال ہلاک ہوجائے تو پھر بھی دینا ہوگا کیونکہ زکوٰۃ و عشر کے برخلاف صدقۂ فطر ادا کرنے کے لئے مال کا باقی رہنا شرط نہیں۔

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص368)

سوال: جو بچہ یا گھر کا فرد فوت ہو چکا ہے کیا اس کا فطرہ بھی ادا کرنا ہو گا؟

جواب: نہیں، اگر کسی شخص نے وصیت نہ کی اور مال چھوڑ کر مر گیا تو ورثہ پر اس میت کے مال سے فطرہ ادا کرنا واجب نہیں کیونکہ صدقۂ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں، ہاں! اگر ورثہ بطورِ احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے کچھ اُن پر جبر نہیں۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج1، ص193)

سوال: عید کے دن جو مہمان گھر پر آئیں کیا ان کا فطرہ میزبان پر واجب ہے؟

جواب: عید پر آنے والے مہمانوں کا صدقۂ فطر میزبان پر واجب نہیں ہے اگر مہمان صاحبِ نصاب ہیں تو اپنا فطرہ خود ادا کریں۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج10، ص296)

سوال: شادی شدہ بیٹی کا فطرہ شوہر پر واجب ہے یا باپ پر؟

جواب: شادی شدہ بیٹی اگر باپ کے گھر عید کرے تو اس کے چھوٹے بچوں کا فطرہ ان کے باپ پر ہے جبکہ عورت کا نہ باپ پر نہ شوہر پر، اگر صاحبِ نصاب ہے تو خود ادا کرے۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج10، ص296)

سوال: کیا بیوی بلا اجازت اپنے شوہر کا فطرہ ادا کر سکتی ہے؟

جواب: نہیں، اگر بیوی نے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا فطرہ ادا کیا تو صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا جب کہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت نہ ہو۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج1، ص193 ملخصا)

سوال: اگر شوہر نے بیوی یا بالغ اولاد کی اجازت کے بغیر ان کا فطرہ کر دیا تو کیا ان کا صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں، بشرطیکہ وہ اس کے عیال میں ہو۔

(ماخوذ من الدر المختار، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص370)

سوال: کس چیز سے فطرہ دینا افضل ہے؟

جواب: گیہوں اور جَو کے دینے سے اُن کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ کہ قیمت دیدے، خواہ گیہوں کی قیمت دے یا جَو کی یا کھجور کی مگر زمانہ قحط میں خود ان کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن في صدقۃ الفطر، ج1، ص191-192 ملخصا،)

(نور الایضاح، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ص173-174 ملتقطا)

سوال: صدقہ فطر کس کو دے سکتے ہیں؟

جواب: صدقۂ فطر کے مصَارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں، یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اِنہیں فِطْرہ بھی دے سکتے ہیں لہذا مندرجہ ذیل لوگوں کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں

(1) فقیر (2) مِسکین (3) عامِل (4) رِقاب (5) غارِم (6) فِیْ سَبِیْلِ اللہ (۷) اِبن سبیل (یعنی مسافر)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن في صدقۃ الفطر، ج1، ص194)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج1، ص187)

سوال: صدقہ فطر کس کو نہیں دے سکتے ہیں؟

جواب: جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو فِطْرہ بھی نہیں دے سکتے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص379)

سوال: کیا سید کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں؟

جواب: نہیں، ساداتِ کرام کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتے۔

(الدر المختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص379)

سوال: کیا جامعات، مدارس اور دار العلوم کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں؟

جواب: صدقۂ فطر حیلہ شرعی کے بعد مدارس وجامعات اور دیگر دینی کاموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(فتاوٰی امجدیہ ج1 ص376 ملخصًا)

سوال: کیا خود ایک ملک میں رہتے ہوئے فطرہ کسی دوسرے ملک میں بھیج سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں بھیج سکتے ہیں جبکہ وہاں کے لوگ زیادہ مستحق ہوں۔ البتہ عام حالات میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں صدقہ فطر بھیجنا مکروہ ہے، ہاں اگر دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں اُس کے غریب رشتہ دار رہتے ہیں یا وہاں کے لوگ زیادہ مستحق ہیں تو اُن کو بھیج دینا مکروہ نہیں ہے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج1، ص190)

سوال: اگر خود ایک ملک میں رہتے ہوئے فطرہ کسی دوسرے ملک بھیجیں تو فطرانہ کس حساب سے ادا کریں گے؟

جواب: جس ملک میں خود رہتے ہوں اس ملک کے حساب سے ادا کریں گے۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الزکاۃ، باب الفطرۃ، ج1 ص93)

سوال: اگر باپ انگلینڈ میں ہو اور اس کے نابالغ بچے پاکستان میں، تو بچوں کا فطرہ کس حساب سے ادا کریں گے؟

جواب: انگلینڈ کے حساب سے۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام ، کتاب الزکاۃ،باب الفطرۃ،ج 1 ص 93)

سوال:ایک شخص کا فطرانہ فقط ایک ہی فقیر کو دے سکتے ہیں یا اس زیادہ کو بھی؟

جواب:دونوں طریقے جائز ہیں۔

(الدر المختار و رد المحتار،کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر، مطلب فی مقدار الفطر ج3،ص 377 ملخصاً)

سوال :کیا چند لوگوں کا فطرہ ایک ہی فقیر کو دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

(الدر المختار و رد المحتار،کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر، مطلب فی مقدار الفطر ج3،ص 377 ملخصاً)

سوال:بہتر کیا ہے ایک فقیر کو دینا یا مختلف فقیروں کو دینا؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ ایک ہی فقیر کو فطرہ دیا جائے۔
لیکن اگر ایک شخص کا فطرہ مختلف مساکین کو دے دیا تب بھی جائز ہے اسی طرح ایک ہی مسکین کو مختلف اشخاص کا فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔

(الدر المختار و رد المحتار،کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر، مطلب فی مقدار الفطر ج3،ص 377 ملخصاً)

سوال: جو شخص کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکا کیا اس پر بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے؟

جواب :،جی ہاں،جبکہ صاحب نصاب ہو۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، کتاب الزکاۃ،ج 2 ج 70)

سوال: کیا سیٹھ پر اپنے ملازم، نوکر یا خادم کا صدقہ فطر دینا بھی واجب ہے؟

جواب نہیں۔ آجکل جو نوکر، ملازم یا خادم اجرت پر کام کرتے ہیں ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا مالک پر واجب نہیں ہے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج1، ص193)

سوال: کیا صدقہ فطر مسجد یا ہسپتال کی تعمیر یا سڑک کی مرمت (Public Road Work) میں دے سکتے ہیں؟

جواب: نہیں، فطرہ کی رقم مسجد ہسپتال کی تعمیر یا راستہ بنانے وغیرہ میں دینا جائز نہیں ہے

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق کتاب الزکاۃ ج 1 ص300)

سوال: کیا فطرہ کے رقم سے جنازہ گاہ یا کنواں بنوا سکتے ہیں؟

جواب نہیں،

(ماخوذ من تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق کتاب الزکاۃ ج 1 ص300)

سوال: اگر کوئی شخص صاحب نصاب نہیں، غریب اور فقیر ہے مگر وہ اپنی خوشی سے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ ادا کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، اور اس کو ثواب بھی ملے گا بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر فقیر صدقۂ فطر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے، جتنا اس نے صدقۂ فطر کے طور پر دیا ہے۔

(السنن الکبری، رقم الحدیث:7695)

سوال: اگر کوئی عید سے پہلے صدقہ فطر نہ ادا کر سکا تو کیا عید کی نماز کے بعد دے سکتا ہے؟

جواب:جی ہاں دے سکتا ہے، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُربِّ العزّت فرماتے ہیں : اس (یعنی صدقۂ فطر) کے دینے کا وقت واسع ہے عید الفطر سے پہلے بھی دے سکتا ہے اور بعد بھی، مگر بعد کو تاخیر نہ چاہیے بلکہ اَولی یہ ہے کہ نمازِ عید سے پہلے نکال دے کہ حدیث میں ہے صاحبِ نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج10 ، ص253)

سوال:زکوٰۃ اور صدقۂ فطر میں کیا فرق ہے؟

جواب:زکوٰۃ میں سال کا گزرنا، عاقل بالغ اور نصابِ نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صلاحیّت)ہونا شرط ہے جبکہ صدقۂ فطر میں یہ شرائط نہیں ہیں۔چنانچہ اگر گھر میں زائد سامان ہو تو مالِ نامی نہ ہونے کے باوجود اگر اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو اس کے مالک پر صدقۂ فطر واجب ہوجائے گا۔زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں یہ فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے

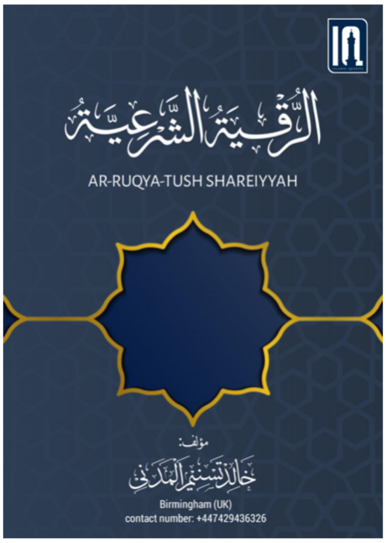
(ما خوذ از الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص214,207,365)

سوال:اگر کسی کا فطرہ ابھی نہ دیا گیا ہو تو وہ اب کیا کرے؟

جواب : نا بالغی کی حالت میں باپ نے بچہ کا صدقۂ فطر ادا نہ کیا تو اگر وہ بچہ مالک نصاب تھا اور باپ نے ادا نہ کیا تو بالغ ہونے پر خود ادا کرے اور اگر وہ بچہ مالک نصاب نہ تھا تو بالغ ہونے پر اس کے ذمہ ادا کرنا واجب نہیں۔

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج3، ص365)

مؤلف کی دیگر کاوشیں



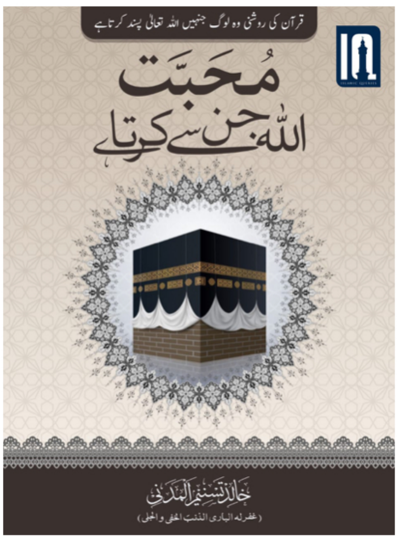


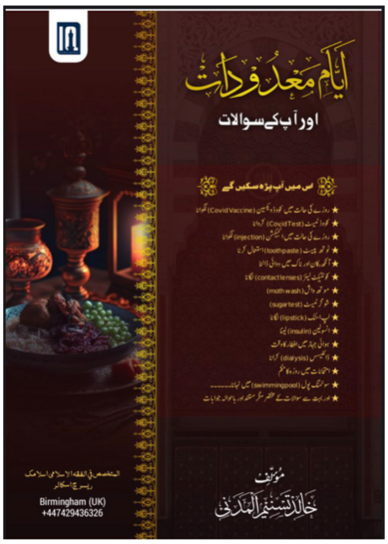


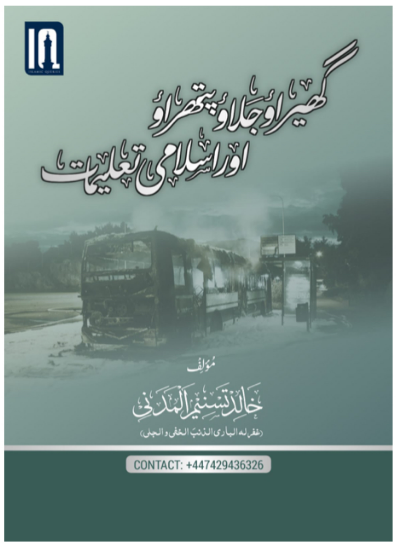








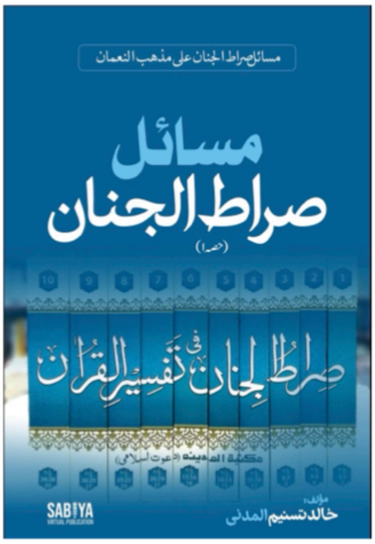


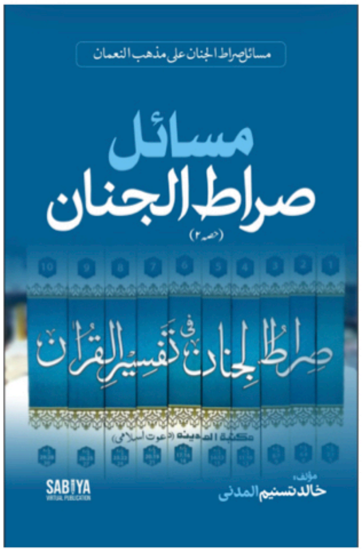


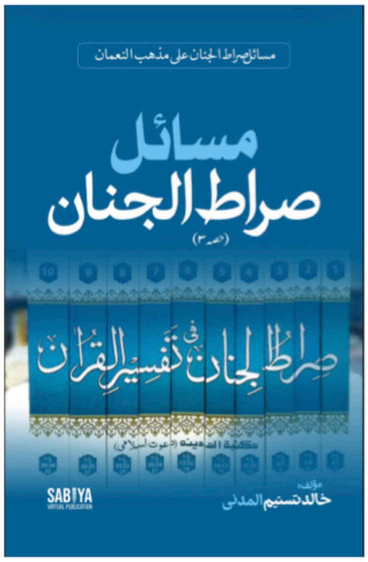

ایک
گناہ
ستر
گواہ
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA

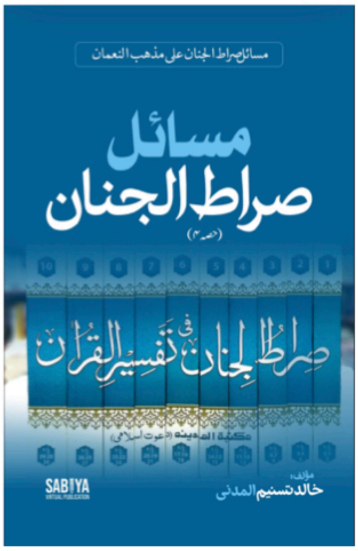

سردی
کا
موسم
اور ہم
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

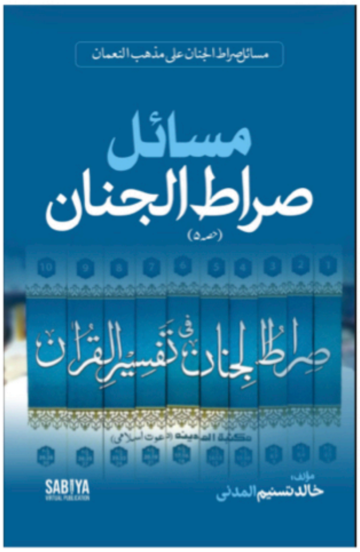

زبدۃ البیان فی خلاصۃ سور القرآن
خلاصۂ
مضامین قرآن
قرآنی سورتوں کے مضامین کا خلاصہ
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

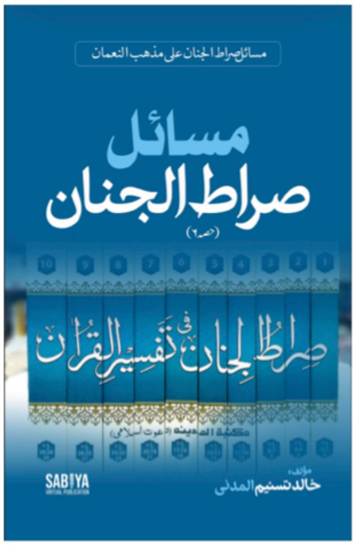

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
(حصہ ۱)
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

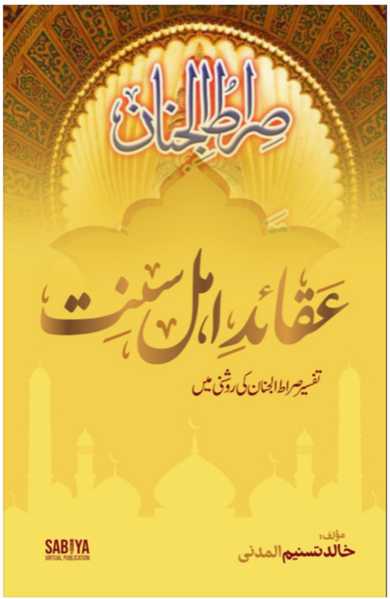

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
(حصہ ۲)
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی


مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
(حصہ ۳)
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

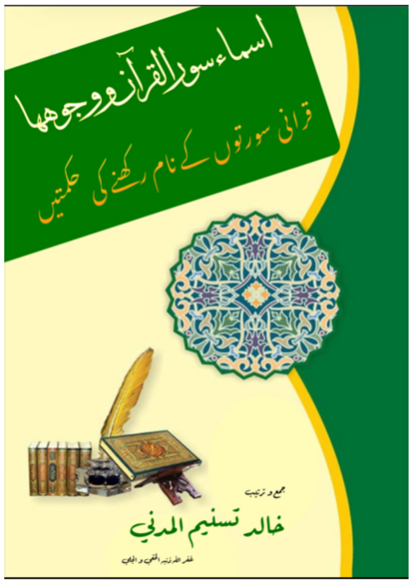

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
(حصہ ۴)
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی


مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
(حصہ ۵)
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

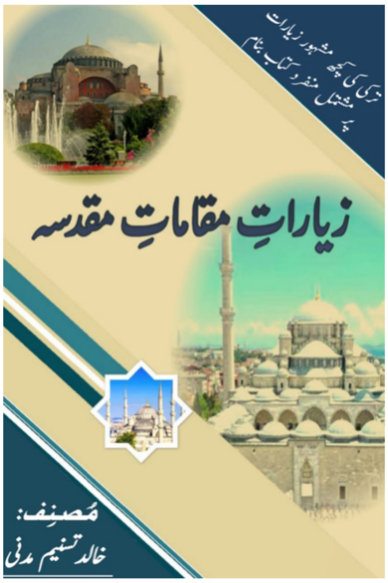

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
(حصہ ۶)
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
SABIYA
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی

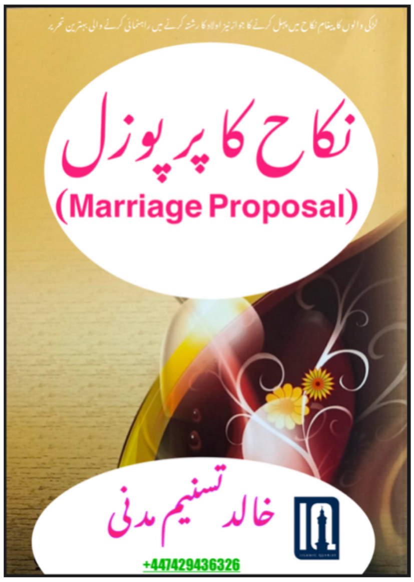

صراط الجنان
عقائدِ اہلِ سنت
تفسیر صراط الجنان کی روشنی میں
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA


قرآن و حدیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طاقت و شجاعت پر منفرد تحریر
مردِ میدانِ عرب
خالد تسنیم مدنی


أسماء سور القرآن ووجوهها
قرآنی سورتوں کے نام رکھنے کی حکمتیں
جمع و ترتیب
خالد تسنیم المدني


قوّة
حافظہ
بڑھانے والے وظائف
خالد تسنیم مدني


زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ
مُصنف:
خالد تسنیم مدنی


نکاح کا پرپوزل
(Marriage Proposal)
خالد تسنیم مدنی
+447429436326


ماہ مواسات اور آپ کے
سوالات کے جوابات
از قلم: خالد تسنیم المدنی
+44 7429 436 326 /IslamicQueriesUK /IslamicQueries


(English)
Islamic Manners
of using
Social Media
(In the Light of Quran & Sunnah)
By: Khalid Tasneem Al-Madani
Ponder ! Are you using social media ? Or is social media using you?
+44 7429 436 326 /IslamicQueriesUK /IslamicQueries


(اردو)
سوشل میڈیا استعمال کرنے کے اسلامی آداب
پیشکش: خالد تسنیم المدنی
+44 7429 436 326 /IslamicQueriesUK /IslamicQueries